Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۸ھش ۔ ۲۴ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔۔۔ ۲۴ مئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

یوم خلافت

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت منائیں اور اس دن جلسے منعقد کر کے احباب جماعت کو خلافتِ احمدیہ کی تاریخ، خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات نیز مقام خلافت کی عظمت و رفعت سے آگاہ کریں اور ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں ۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ملاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی احباب نوٹ فرمالیں ۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

اعلیٰ ترین اخلاق کا مظاہرہ کرنے میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

آپ کے اخلاقِ فاضلہ مثل آفتاب کے روشن ہیں اور آپ کے خُلقِ عظیم کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔ (القلم آیت ۴، ۵)

ترجمہ :- اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) تجھے خدا کی طرف سے ایک ایسا بدلہ ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ) تو (اپنی تعلیم اور عمل میں) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ ۔ (الادب المفرد)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعثت کا مقصد اخلاقِ عالیہ کی تکمیل ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس بارہ میں (یعنی زمانہ مصیبت و ادبار اور زمانہ دولت و اقتدار میں) ہر دو قسم کے اعلیٰ ترین اخلاق کا مظاہرہ کرنے میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا بپایۂ ثبوت پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے ...... حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا اور صرف انہی چند لوگوں کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر ایک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہا اور اسی عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امرِ محال معلوم ہوتا تھا اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا ۔"

(براہین احمدیہ حصہ ... صفحہ ۲۵۶ تا ۲۶۰ حاشیہ)

پبلشر : [illegible] احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۴ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۱۴ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا اور آخرت میں بشارت پانے کا عظیم الشان انعام

جو لوگ مامورین الٰہی پر ایمان لا کر ان کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاتے ہیں انہیں اگرچہ شدید مخالفت کا سامنا کرنا اور انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے تاہم اُس وقت صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نہایت ہی عظیم الشان انعام عطا کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس دُنیا میں بھی فوز و فلاح کی بشارتیں عطا کی جاتی ہیں اور اگلے جہان کی دائمی خوشی اور خوشحالی کی بشارتوں سے بھی انہیں نوازا جاتا ہے

ان عظیم الشان بشارتوں کے سامنے اُن مخالفتوں، دُکھوں، تکلیفوں اور اذیتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جو قبولِ حق کے نتیجہ میں انہیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ایک طرف مخالفینِ حق انہیں اذیتیں پہنچا رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف انہیں مسلسل یہ بشارتیں مل رہی ہوتی ہیں کہ خدا ان کے ساتھ ہے اس لئے انہیں غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ بشارتیں ان کے حوصلے بلند کرتی چلی جاتی ہیں اور کیوں نہ بلند کریں جبکہ خدا تعالیٰ قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دے رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخالفت کا زمانہ ظاہر بینوں کے نزدیک دُکھوں اور مصیبتوں کا زمانہ ہوتا ہے لیکن فی الاصل وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارتوں کی وجہ سے اُن دُکھوں اور مصائب میں بھی دمِ نقد بہشت میں ہوتے ہیں اس لئے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر قدم قدم پر نشان پر نشان ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ مکی دور میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہائی نامساعد اور پُرخطر حالات میں سے گزر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان الفاظ میں تسلی دی:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس آیات ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ:۔ خبردار (ہو کر سُن لو) جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (یعنی وہ لوگ) جو ایمان لائے ہیں اور جو ہمیشہ تقویٰ کو لازمِ حال رکھتے ہیں ان کے لئے (اس) ورلی زندگی میں بھی خدا کی طرف سے بشارت (پانے کا انعام مقرر) ہے اور بعد والی زندگی میں بھی۔ اللہ کی (فرمودہ) باتوں میں (قطعاً) کوئی تبدیلی نہیں (ہو سکتی)۔ یہی (وہ کامیابی ہے جو بڑی) عظیم الشان کامیابی (کہلا سکتی) ہے۔

بھلا وہ صحابہ کرامؓ جنہیں اپنے ایمان کی پختگی اور تقویٰ اللہ کے وصف کی وجہ سے ایسی عظیم الشان بشارتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلسل مل رہی تھیں کفارِ مکہ کے مخالفانہ حربوں اور اذیتوں پر کب غمگین ہو سکتے تھے۔ بڑی سے بڑی مصیبت اور آفت دیکھ کر ان کے حوصلے اور زیادہ بلند ہو جاتے تھے اِس لئے کہ انہیں پیہم ملنے والی بشارتوں کے پورا ہونے پر پختہ یقین تھا اتنا پختہ یقین کہ گویا وہ انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ رہے تھے اس لئے جب بھی کوئی نئی اور پہلے سے بڑی مصیبت وارد ہوتی تھی وہ یہی پکار اُٹھتے تھے کہ:۔

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ یہ تو وہی (صورتِ حال) ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا اور ان کو اس واقعہ نے صرف ایمان اور اطاعت میں بڑھایا (کمزور نہیں کیا)۔

اُن حالات میں بھی جبکہ وہ مشکلات و مصائب اور خطرات میں سے گزر رہے تھے انہیں برابر یہ بشارتیں مل رہی تھیں کہ:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے اُس وقت تو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اُس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو اور اُس (یعنی خدا) سے (مسلمانوں کی تربیت میں جو کمی رہ گئی ہو اس پر) پردہ ڈالنے کی دعا کیجو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

بھلا صحابہ کرامؓ ان مشکلات و مصائب کے دَوران کیوں غمگین ہوتے۔ دُنیا و آخرت میں ملنے والی بشارتوں کے عظیم الشان انعام کی وجہ سے وہ زمانہ تو ان کے لئے عید کا زمانہ تھا اور انہیں تو اُن مشکلات و مصائب میں عنایاتِ باری کی خوشبو آ رہی تھی۔

خطبہ نکاح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ ہجرت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲ مئی ۱۹۷۹ء

مورخہ ۲ ہجرت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲ مئی ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد سابق انچارج مبلغ امریکہ و سیرالیون کی بچی کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

عزیزہ مکرمہ عائشہ شاہدہ صاحبہ جو مکرم محترم محمد صدیق صاحب شاہد ساکن ربوہ کی بچی ہیں، کا نکاح عزیزم مکرم مقصود احمد صاحب قمر ابن مکرم محترم غلام نبی صاحب ساکن شیخوپورہ سے پانچ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو بہت بابرکت کرے۔

مکرم محترم محمد صدیق صاحب شاہد واقفِ زندگی، خادمِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی معرفت عطا کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اُن کے نصیب میں ہو اور وہ بھی دین کے خادم بنیں اور بنی نوعِ انسان کی خدمت میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اب دعا کر لیتے ہیں۔

اور پھر حضور نے حاضرین سمیت اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

(مرتبہ: یوسف سلیم ملک شاہد ایم۔ اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام — فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ مقیم ناندی جزائر فجی

قسط ۲

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے اس عشق، محبت و پیار کو جو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھتے تھے دیکھا تو خدا تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا۔ خدائے کریم نے آپ پر غیب کی خبریں کھولیں اور کثرت سے امور غیبیہ سے مشرف کیا۔ جس کی دو تین مثالیں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

مثلاً جس وقت آپ نے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ہونے کا دعویٰ فرمایا تو تمام علماء اور عوام آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہر قسم کے کفر کے فتوے لگائے گئے۔ ہر قسم کی گالیاں دی گئیں اور مخالفین نے دعویٰ کیا کہ ہم تیری آواز کو قادیان سے باہر نہیں جانے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے غیب سے آپ کو خبر دی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الحکم ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء)

جزائر فجی جہاں خاکسار بیٹھ کر یہ چند حروف احاطہ تحریر کر رہا ہے زمین کے کنارہ پر واقع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں آٹھ مضبوط جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جو اخلاص و اطاعت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اب کیوپی لوگوں نے بھی حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانا شروع کر دیا ہے۔ ابھی پچھلے ہفتہ تین کیوپی دوستوں کو اسلام میں داخل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔

اسی طرح خاکسار کو TAVEUNI جزیرہ جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے جانے کا موقع ملا اور جزائر فجی کے محترم سر [illegible] صاحب [illegible]

(RATU KAMSESE MARA) کو ملاقات کرنے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی
خدا کی بتائی ہوئی غیب کی خبر پوری ہوگئی

جب مخالفین نے دیکھا کہ نیک فطرت روحوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا شروع کر دیا ہے تو اپنے دلوں کو تسلی دینے کے لئے کہہ مارتے کہ غریب اور بے علم لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ گھبرانے کی بات نہیں حالانکہ وہ نادان اس بات سے بے خبر تھے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر پہلے ہمیشہ غریب لوگ ہی ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے غیب سے خبر دی
"میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۲)

۱۹۶۹ء میں جب گیمبیا کے گورنر جنرل محترم ایف ایم سنگھاٹے مرحوم اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت میں مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کی اور خدا کی غیب کی خبر پوری ہوگئی۔

اسی طرح ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ اعظم مذاہب منعقد کیا گیا جس میں ہر مذہب کے ماننے والوں نے اپنی اپنی الہامی کتاب کی خوبیاں پیش کرنی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں مضمون لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیب سے خبر دی

"یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ وہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہ ہوں گی کہ اپنی کتابوں سے یہ کمال دکھا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو" (اشتہار بعنوان "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء۔ تذکرہ ایڈیشن حصہ دوم صفحہ ۲۹۰)

جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین پر ایک عالم وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا اور شاید ۲۰ کے قریب ایسے اور اردو اخبار بھی تھے جنہوں نے یہی شہادت دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"... یہ مضمون بلحاظ اپنی مقبولیت کے ... واسطہ تھا جو موسیٰ نبی کو

ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جب کہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلام کی سچائی کا عصا ایک پاک اور پرمعارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدھا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۸)

اللہ تعالیٰ نے غیب سے خبر دی:
"تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
"یہ خدا کا قول ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے روحانی طور پر اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی حالات درست ہو گئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور میں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذبات نفسانیہ سے پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوتے ہیں۔ میرا لڑکا مبارک احمد قریباً [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول فری ٹاؤن (سیرالیون) میں مسجد کا سنگِ بنیاد

مرسلہ: وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ

سیرالیون مغربی افریقہ کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کا ایک سیکنڈری سکول ستمبر ۱۹۶۲ء سے جاری ہے۔ اس سکول کا آغاز ایک معمولی سی عمارت میں مختصر سٹاف اور صرف یکصد طلباء سے ہوا مگر آج اس سکول کا شمار اساتذہ کی حسین کارکردگی۔ وسیع اور معیاری عمارت۔ شاندار سائنس لیبارٹریز اور امتحانات میں اعلیٰ نتائج کی بناء پر ملک کے ممتاز اور اعلیٰ درجہ کے سکولوں میں ہوتا ہے۔ کھیلوں میں بھی سکول نے ملک بھر میں نام پیدا کر لیا ہے۔ حال ہی میں سکول کے احاطہ میں ایک وسیع و عریض مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اس موقع پر سکول کے پرنسپل مسٹر ابوبکر کمارا نے جو ایک مخلص احمدی ہیں اور جو جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شریک ہو چکے ہیں سکول کی رپورٹ پیش کی۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

سٹاف:

مسٹر ابوبکر کمارا نے بتایا کہ باوجود اس کے کہ ملک میں ٹرینڈ اور سند یافتہ اساتذہ کی بہت قلت ہے۔ ہمارے سکول کے سٹاف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ ٹرینڈ گریجوایٹ اور نہایت قابل اساتذہ ہیں جو اپنی قابلیت اور اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے سکول کی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں اور ان کی بے لوث خدمت کی وجہ سے ہمارا سکول ملک کے بیشتر پرانے اور ترقی یافتہ سکولز سے ہر میدان میں سبقت لے گیا ہے۔

نتائج:

محترم پرنسپل صاحب نے حاضرین کو یہ خوشخبری سنائی کہ جون ۱۹۷۷ء میں مغربی افریقہ کے G.C.E. O. LEVEL کے امتحان کے لئے سکول کی طرف سے ۴۰۵ طلباء کو بھجوایا گیا جو سارے ملک کے سکولوں میں سے سب سے بڑی تعداد تھا ان میں سے ۲۹۰ طلباء پاس قرار دیئے گئے ہیں جو سکول کے اعلیٰ معیار تعلیم پر دلالت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ احمدیہ سکول کا نام لیتے ہی لوگوں کے ذہن میں اس کی ترقی اور معیار تعلیم میں شاندار کارکردگی کا تصور بھی آ جاتا ہے۔

مسٹر ابوبکر کمارا نے بتایا کہ سیرالیون کی آبادی کی اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہے لہٰذا وہ احمدیہ سکولوں کی ترقی اور ان کے اعلیٰ معیار تعلیم پر فخر محسوس کرتے ہیں اور انہیں اسلام کی اشاعت اور اس کی اقدار کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک حصن حصین تصور کرتے ہیں۔

سکول کے بلند معیار تعلیم اور اس کے نظم و ضبط کی وجہ سے ہر مسلمان اور عیسائی کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کریں۔ حتیٰ کہ حکومت کے وزراء اور افسرانِ اعلیٰ اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ان کے بچے احمدیہ مسلم سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کھیلیں:

مسٹر ابوبکر کمارا نے بتایا کہ یہی نہیں کہ ہمارا سکول تعلیمی معیار اور نظم و ضبط میں یکتا تصور کیا جاتا ہے بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی اس کے طلباء نے غیرمعمولی میں اپنا سکہ جما لیا ہے۔ ۲۸ مئی ۱۹۷۷ء کے ویسٹرن ریجن کے انٹر سیکنڈری سکولز گیمز میں تمام سکولوں کو شکست دے کر فٹ بال، والی بال اور دیگر کھیلوں میں نام پیدا کر لیا اور چیمپئن شپ حاصل کر کے ٹرافی جیت لی۔ جو اب سکول کی ذاتی ملکیت بن گئی ہے۔ اور اب ہر شخص کی زبان پر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کا نام ہے اور اس فتح کو عیسائیت کے مقابل اسلام کی فتح قرار دیا جا رہا ہے۔

عمارت:

سکول کی اس تعلیمی اور ورزشی میدان میں ترقی کے ساتھ ساتھ سکول کی عمارت کی توسیع کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے اور ایک نہایت درجہ شاندار اور جدید سسٹم کی تین منزلہ عمارت زیر تعمیر ہے جس میں سٹاف کوارٹرز شامل کئے جائیں گے نیز ایک بورڈنگ ہاؤس تعمیر کرنے کا بھی پروگرام زیر غور ہے اور اب مسلمان طلباء کی عبادت اور ان کے اندر صحیح اسلامی اقدار پیدا کرنے اور ذکر الٰہی سے ان کے اوقات کو معمور رکھنے کے لئے ایک وسیع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے جو فری ٹاؤن شہر میں جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد کی حیثیت کی مالک ہوگی اور اس ملک کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔

آخر میں مسٹر ابوبکر کمارا نے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس خانہ خدا کو مکمل کرنے کی توفیق دے اور اساتذہ اور طلباء کے دلوں کو نور اسلام سے منور کر دے آمین۔

○

حضرت مسیح موعودؑ کا مقام - بقیہ صفحہ ۳

کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہو گئی اور میں بھی دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ یعنی اب نہیں۔ کرو دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اس کا دم آتا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آ کر بیٹھ گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳۔ ۶۴۔ ۸ نشان)

اللہ تعالیٰ نے جو غیب کی خبر دی تھی وہ پوری ہو گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان ہزار ہا امور غیبیہ اور کثرت سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا نام امتی نبی رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہے جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہے یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں ولکل ان یصطلح"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

○

درخواست دعا

خاکسار بوجہ بیماری اور اقتصادی کمزوری پریشان ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

غلام محمد متعلم وقف جدید
چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانثار احمدیت، فتح محمد صاحب شرما مرحوم

مکرم انعام الحق صاحب کوثرؔ، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو جہاں اور بہت سی بشارتیں اور خوشخبریاں دیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ میں تجھے ایسے انصار اور اعوان دوں گا جو تیری مدد کریں گے۔

چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں تو ہمیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے افراد نظر آتے ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کی انتہائی زیادہ خدمت کی۔ ان کی زندگی صرف احمدیت کے لئے مخصوص تھی۔ ان کی زندگی کا مطمح نظر صرف اور صرف احمدیت کی ترقی تھی۔ گویا ان کی زندگی احمدیت کے اندر تھی۔ ان کا اٹھنا۔ ان کا بیٹھنا۔ صرف اور صرف احمدیت کے لئے تھا۔ ان کی تمام صلاحیتیں اور استعدادیں احمدیت کے لئے وقف تھیں۔ وہ جیتے تھے تو احمدیت کے لئے۔ وہ راتوں کو جاگتے تھے تو احمدیت کے لئے۔ وہ بولتے تھے تو احمدیت کے لئے۔ گویا احمدیت ہی ان کا کل سرمایہ اور سب کچھ تھی۔

محترم فتح محمد صاحب شرما مرحوم کی زندگی بھی احمدیت کے لئے وقف تھی ہر وقت لبوں پر احمدیت کا نام۔ احمدیت کے لئے ایک ایسی فدائیت۔ جانثاری اور تڑپ رکھتے تھے۔ جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ان پر ایک ہی دھن سوار تھی کہ احمدیت کی خدمت کرنی ہے۔ احمدیت کو تمام دنیا میں غالب کرنا ہے اور احمدیت کے لئے ایسا لٹریچر مہیا کرنا ہے جو مخالفین احمدیت کا منہ بند کر کے رکھ دے۔

محترم فتح محمد صاحب شرما مرحوم کی پیدائش ۱۴ر اگست ۱۹۰۳ء کو گوجرانوالہ میں ہوئی۔ ان کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مولوی کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی صحابی تھے۔ اور ان کے دادا جان صوفی محمد بخش صاحب [illegible] حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ جو گوجرانوالہ شہر میں پہلے احمدی تھے اور انہوں نے بڑی تکلیف اور مصائب کے ساتھ گوجرانوالہ میں احمدیت کا بیج بویا جو آج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ خود فتح محمد صاحب شرما مرحوم کو بھی ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ چنانچہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم (۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۹ء) میں قادیان کے صحابہؓ کی فہرست جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مرحوم نے مرتب فرمائی اس میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ و ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو گوجرانوالہ جانے کا موقعہ ملا تو وہ ان کے والد ماجد مرحوم کرم الٰہی صاحب مرحوم کے ہی گھر ٹھہرے ایک موقعہ پر قیام پاکستان سے قبل جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے قادیان سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے تار دی۔ جس پر حضورؓ نے فرمایا۔

"ہمارے یہ دوست بھی
موقعہ شناسی خوب ہیں
اور انہیں دعا کرانے کا
ڈھنگ خوب آتا ہے۔"

قیام پاکستان کے بعد شرما صاحب کراچی منتقل ہو گئے اور دینی احمدیت کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ فتح محمد شرما جماعت احمدیہ کراچی کے ایک ابتدائی کارکن تھے جبکہ افراد جماعت احمدیہ کراچی کی تعداد صرف ۱۱ تھی اس وقت انہوں نے نہایت ہی محنت سے ہندی اور گورمکھی زبان سیکھی اور پھر ہندی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ چنانچہ تمام وید اور گرنتھ صاحب اور دوسری سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا جو ہندو مت یا سکھ مت سے متعلق تھیں اور پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ آریہ مذہب کے خلاف اسلام کے ایک مبلغ کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ متعدد مناظروں میں حصہ لیا مباحثوں میں شریک ہوتے رہتے۔ چنانچہ جب دھرم بھکشو رام چندر دہلوی نے کراچی کے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا کہ آیا ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہے یا آریہ۔ مرکز سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحبؓ بطور مناظر تشریف لائے تو شرما صاحب مرحوم نے حوالوں کے ذریعہ ان کی مکمل طور پر امداد فرمائی تمام بڑے بڑے جلسے جو آریہ سماج اور ہندوؤں کے ہوا کرتے تھے اس میں وہ اکیلے ہی پہلوان اسلام بن کر اہل اسلام کی طرف سے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ چنانچہ اس ضمن میں انہوں نے سینکڑوں کی تعداد میں ہندو دھرم سے متعلق کتب جمع کر رکھی تھیں۔ ان میں سے ضروری حوالے نکال نکال کر بڑے بڑے رجسٹر تیار کر رکھے تھے

الفضل ۲۸ر اگست ۱۹۶۵ء کے پرچہ میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رضؓ نے محترم فتح محمد صاحب شرما مرحوم کے متعلق تحریر فرمایا۔

"بابو فتح محمد صاحب
شرما نے آریوں وغیرہ
کے مقابلہ میں خوب کام
کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
انہیں جزائے خیر بخشے
آمین!"

جماعت کے لئے اس قدر خدمت اور فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے کہ ایک مرتبہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کسی معاملہ میں جائیدادیں وقف کرنے سے متعلق ارشاد فرمایا تو خود اپنی جائیداد وقف کروا لی۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کراچی تشریف لائے۔ تو چونکہ شرما صاحب مرحوم پوسٹ آفس میں ملازم تھے اس لئے تمام ڈاک وغیرہ لانے کی ڈیوٹی ان کے سپرد ہوتی تھی اس کے علاوہ فتح محمد صاحب شرما مرحوم حضورؓ کے بچوں کو سیر و تفریح کرانے کے لئے گاڑی میں سوار کرا کے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور اس کے علاوہ حضورؓ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد ہوتی تھی

۱۹۵۰ء میں مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے لئے ہندی۔ سنسکرت اور گجراتی زبان میں پانچ صد کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بطور ہدیہ دیں۔

اس کے علاوہ ان کا محبوب مشغلہ اخبارات میں مضامین دینا تھا چنانچہ الفضل۔ الحکم۔ فاروق۔ نور اور لاہور کے پیغام میں مضامین لکھتے رہے۔ جو بڑے ہی مدلل اور جامع ہوتے تھے

اس کے علاوہ انہوں نے اپنی زندگی میں دو کتابیں بھی تحریر فرمائیں :۔

(۱) پاکستان کے خلاف ہندوؤں کے خطرناک عزائم۔

(۲) برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

مرحوم کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا ساری ساری رات بعض اوقات مطالعہ میں گزر جاتی اور جب کوئی اچھا سا حوالہ مل جاتا تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوتی۔ چنانچہ ایک جگہ انہوں نے تحریر فرمایا کہ :۔

"جب اسلام کی حمایت میں
مجھے کوئی اچھا سا حوالہ مل
جاتا ہے تو مجھے اتنی ہی خوشی
ہوتی ہے جتنی کسی کے گھر
اولاد نرینہ کے ہونے سے
ہو سکتی ہے۔"

پھر ایک اور جگہ انہوں نے تحریر فرمایا کہ :۔

"میں کتابوں کو بار بار
پڑھتا ہوں تو خدا کے فضل
سے ہر مرتبہ مجھے نئے سے
نئے نکات ان میں سے
ملتے ہیں اور مجھے بڑی
خوشی ہوتی ہے۔"

چنانچہ بہت زیادہ مطالعہ کرتے اور مطالعہ کے بعد ضروری حوالے نوٹ فرماتے جاتے اور پھر ان نوٹس کو جمع کر کے ایک رجسٹر کی شکل دے دیتے انہوں نے اس پر اتنا کام کیا کہ اس وقت وہ رجسٹر ۱۱ مجلد کے قریب ہیں

الغرض شرما صاحب مرحوم نے اپنی تمام زندگی احمدیت کی خدمت کے لئے وقف رکھی اور اپنا مطمح نظر صرف اور صرف احمدیت کی خدمت رکھا۔ اور پھر اپنی اولاد کے اندر بھی احمدیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ چنانچہ ایک جگہ انہوں نے اپنی اولاد سے متعلق تحریر فرمایا :

"یہ اللہ تعالیٰ کا محض
فضل و احسان ہے کہ میری
تمام اولاد خدمت گزار
دین کی شیدائی اور شمع
احمدیت کے پروانے
ہیں۔"

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزار ہا ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اپنے فضلوں اور رحمتوں اور بخششوں کے سایہ میں رکھے۔ جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات سے نوازے اور ان کی اولاد کو بھی (باقی صفحہ ۶ پر)

عطیہ دہندگان امداد طلباء ماہ اپریل ۱۹۶۹ء

شعبہ امداد طلباء مستحق نادار طلباء کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط یا آمد شعبہ کے طور پر ہے اس لئے اس کے اخراجات عطایا اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے جن دوستوں نے امداد طلباء کے لئے ماہ اپریل ۱۹۶۹ء میں ۱۰ روپے یا اس سے زائد رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیہ جات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلباء بمعرفت صدر انجمن احمدیہ یا مد امداد طلباء بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

- حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
- حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
- حضرت مولوی محمد دین صاحب
- مکرم ڈاکٹر ایم اے محمود صاحب
- مکرم ماسٹر ... احمد صاحب ربوہ
- " ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
- محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی مرحوم
- محترمہ امینہ عنایت صاحبہ کراچی
- " ڈاکٹر مسز آصفہ نعیم خانم صاحبہ کراچی
- مکرم مرزا محمد عثمان صاحب
- " ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کرک لاہور از طرف لفٹیننٹ عبد المحسن صاحب
- " خالد کرک شہید
- مکرم مرزا خورشید احمد صاحب
- " الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب
- محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی ماڈرن موٹرز کراچی
- محترمہ ثریا حسین صاحبہ کراچی
- " اختر المتین صاحبہ شیخوپورہ
- مکرم منصور احمد صاحب سونگی ربوہ
- " نعیم احمد شاہ صاحب راولپنڈی
- " خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ
- محترمہ حمیدہ صاحبہ ربوہ
- مکرم آغا ایاز صاحب فیصل آباد
- " سید شوکت علی صاحب احمد پور شرقیہ
- " چوہدری عتیق احمد صاحب ٹھٹھہ
- محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
- " مسز طارقہ نام صاحبہ اسلام آباد
- مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
- " حمید احمد صاحب خالد ربوہ
- محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ربوہ
- مکرم سعادت علی شیخ صاحب سیالکوٹ شہر
- محترمہ بیگم صاحبہ عبد الغنی صاحب بھٹی کوئٹہ
- مکرم عبد الغنی صاحب بھٹی کوئٹہ
- " شیخ منیر احمد صاحب کوئٹہ
- " فاروق احمد صاحب لاہور
- " چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور

- مکرم طاہر احمد صاحب ہاشمی کراچی
- مکرم عبد المنان خلیل صاحب
- جماعت ہائے احمدیہ کراچی۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ ملتان۔ کھاریاں۔ حیدرآباد سندھ۔ اوکاڑہ۔ بدین۔ جھنگ صدر۔ کوئٹہ۔ چک ۵۴۳ / ای۔ بی ہاڑی۔

محترم شیخ محمد شریف صاحب (بقیہ صفحہ ۵)

زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق ملے اور وہ بھی شیخ احمدیت کے پروانے بنیں۔ آمین۔

شریف صاحب مرحوم پر ۲۰ جولائی کو فالج کا حملہ ہوا پھر ان پر ہائی بلڈ پریشر اور دل کا دورہ پڑا اور بالآخر ۲۰ جولائی ۱۹۶۸ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد

مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ ربوہ پہنچنے پر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بھی مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! خدمت دین کے یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے لیکن مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کا نام زمانہ نہیں مٹا سکتا اور نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے۔"

لہٰذا ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی مالی قربانیوں کی اہمیت کو پوری طرح پیدا کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول)

درخواست ہائے دعا

میرے بیٹے عزیزم حکیم عبد الحمید جمالی کے شانہ کی ہڈی دیوار گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے اپریشن بھی ہوا ہے۔ نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

ملک غلام محمد بشتی جمالی دلا گھاگھی شجاع آباد
حال نشتر ہسپتال ملتان)

خاکسار کا ۷ ویں اتوار بتاریخ ۱۱ ... فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہرنیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے اپریشن کو کامیاب فرمائے اور خاکسار کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار عرصہ سے گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی عرائض نویس کچہری تحصیل چنیوٹ)

میری والدہ جان چند روز سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بعض اوقات کافی دیر تک بیہوش رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر نصیر احمد تنویر۔ ساجد ہسپتال ربوہ)

خاکسار کی بیوی محترمہ پروین اختر صاحبہ کا پتہ کا اپریشن ڈسٹرکٹ سول ہسپتال سیالکوٹ میں ہوا ہے۔ جو کامیاب رہا ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(حوالدار یوسف شاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۶۲

مَیں رحیم بی بی بیوہ میاں دین محمد صاحب قوم ماں پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک نمبر ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ قیمت -/۸۰ روپے۔

۲۔ حق مہر ۳۲/۷/۶

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ رحیم بی بی زوجہ میاں دین محمد صاحب

گواہ شد ناصر احمد پسر موصیہ

گواہ شد ارشاد احمد چٹھہ ولد چوہدری شیر محمد صاحب ساکن چک نمبر ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۰۶۳

مَیں راجہ عبد القدیر ولد صوفی نبی بخش مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ نشینی عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ مکان پختہ رقبہ ایک کنال دار النصر غربی ربوہ قیمت -/۶۰،۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد راجہ عبد القدیر دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد عبد الغفور سیکرٹری مال ولد چوہدری محمد دین صاحب دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد محمد ابراہیم بھابھڑی وصیت نمبر ۵۹۵۴۔

مسل نمبر ۲۴۰۶۴

مَیں صفیہ بیگم زوجہ شیخ عبد الکریم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن پشاور چھاؤنی ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زیور طلائی ۴ تولہ مالیت -/۲۵۰۰ روپے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ صفیہ بیگم

گواہ شد شیخ عبد الکریم (خاوند موصیہ)

گواہ شد ناصر احمد علی ولد عبد المجید محاسب وقائمقام سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور۔

مسل نمبر ۲۴۰۶۵

مَیں عبد المجید ولد عبد الحمید آصف قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۴۰ روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد عبد المجید کوہ نور نگر فیصل آباد

گواہ شد عبد الحمید آصف ایم اے والد موصی کوہ نور نگر فیصل آباد۔

گواہ شد احمد شفیع امیر جماعت احمدیہ میانوالی۔

مسل نمبر ۲۴۰۶۶

مَیں ساجدہ بٹ بنت محمد بٹ صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

بالیاں طلائی وزنی نصف تولہ مالیتی -/۲۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ساجدہ بٹ بنت محمد بٹ صاحب۔ محلہ حویلی والا چونڈہ۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ۔

گواہ شد عبد الرشید ولد محمد ابراہیم وصیت نمبر ۱۶۱۲۵ چونڈہ۔

درخواست دعا

مکرم جلال الدین صاحب آف محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(غلام محمد [illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

یہ صرف احمدیوں ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کا کامل نمونہ پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتہائے احمدیہ گھانا کے ۵۳ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جو روح پرور پیغام بھجوایا اس میں حضور فرماتے ہیں:-

"بہت سے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ اسلام ایک اچھا مذہب ہے لیکن وہ ساتھ ہی اسلام کی عملی حالت کو بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ صرف احمدیوں ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ...... اسلام کا کامل نمونہ پیش کریں۔ اسلام کی تمام خوبصورتی ہمارے اپنے اعمال اور دوسروں کے ساتھ عمدہ اخلاق سے ظاہر ہونی چاہیئے۔ اگر ہم یہ حاصل کر لیں تو مجھے یقین ہے کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن بہت ہی قریب ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بار بار انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفاء اس کی تاکید فرماتے چلے آئے ہیں اور جماعت میں مختلف مالی تحریکات جاری رہتی ہیں۔ غلبۂ اسلام کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا قیام فرمایا۔ ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ نہ صرف یہ کہ خود اس میں شامل ہو بلکہ دوسرے افرادِ جماعت کو بھی تحریک کرتے رہیں کہ وہ اس فنڈ کو مضبوط بنائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"تحریک وقفِ عارضی دراصل اصلاحِ نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کی عملی تصویر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔ بڑا اچھا کام ہوا ہے...... لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے۔ اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار احمدی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اندرونی ذمہ داری ہے۔ اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر، ان انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اسی زمانہ میں غالب آئے گا۔ مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے۔ اور اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے...... وقفِ عارضی کے وفود آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اس طرف توجہ دیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۶ء)

احبابِ جماعت حضور کے ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ اپنے نام وقفِ عارضی میں پیش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

جماعت کی تربیت

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ جدید ہماری جماعت کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی تربیت کے لئے قائم کیا تھا...... ہر کام کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کام کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔"

بچوں اور نومبائعین کی دینی تربیت کے کام کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں ہو سکتی۔ وقفِ جدید خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دے رہی ہے۔ خصوصاً بچوں اور نومبائعین کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس سے ہزاروں لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ بھی اپنی حیثیت کے مطابق پورے جوش و جذبہ کے ساتھ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیکر اس نہایت اہم کام میں وقفِ جدید کا ہاتھ بٹائیں اور اللہ تعالیٰ کی دائمی خوشنودی حاصل فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

احبابِ جماعت کے لئے ایک ضروری اطلاع

احباب بعض اوقات دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں فون کر کے اس امر کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دفتر میں کوئی فون نہیں ہے اس لئے حضور خود فون پر بات نہیں کر سکتے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضور کی خدمت میں بذریعہ فون کوئی بات عرض کرنا چاہتے ہوں تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو فون نمبر ۵۵ پر اپنا پیغام لکھوا دیا کریں جو حضور اقدس کی خدمت میں عرض کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

درخواستِ دعا

خاکسار کی ہمشیرہ امۃ المجید بیگم صاحبہ کا چھاتی کی گلٹی کا اپریشن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے فضلِ عمر ہسپتال میں نہایت کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ اس وقت ہسپتال کے کمرہ ۱۰ میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل بٹ)

حضرت حکیم نظام جانؒ کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۲۸۲۲
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ
فون ۵۲۵